بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۲۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم ۔ اتوار

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۲۶ جمادی الثانی ۱۳۹۰ھ ۔ ۳۰ ظہور ۱۳۴۹ ہش ۔ ۳۰ اگست ۱۹۷۰ء	نمبر ۲۰۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کامیابی پر ہمّت اور حوصلہ میں ایک نئی زندگی آجاتی ہے

اس زندگی سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے اور اللہ تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کرنی چاہیئے

"اس اصول کو ہمیشہ مدِّنظر رکھو۔ مومن کا کام یہ ہے کہ وہ کسی کامیابی پر جو اسے دی جاتی ہے شرمندہ ہوتا ہے اور خدا کی حمد کرتا ہے کہ اس نے اپنا فضل کیا اور اس طرح پر وہ قدم آگے رکھتا ہے اور ہر ابتلاء میں ثابت قدم رہ کر ایمان پاتا ہے۔ بظاہر ایک ہندو اور مومن کی کامیابی ایک رنگ میں مشابہ ہوتی ہے لیکن یاد رکھو کہ کافر کی کامیابی ضلالت کی راہ ہے اور مومن کی کامیابی سے اس کے لئے نعمتوں کا دروازہ کھُلتا ہے۔ کافر کی کامیابی اس لئے ضلالت کی طرف لے جاتی ہے کہ وہ خدا کی طرف رجوع نہیں کرتا بلکہ اپنی محنت، دانش اور قابلیّت کو خدا بنا لیتا ہے مگر مومن خدا کی طرف رجوع کر کے خدا سے ایک نیا تعارف پیدا کرتا ہے اور اِس طرح پر ایک کامیابی کے بعد اس کا خدا سے ایک نیا معاملہ شروع ہو جاتا ہے اور اس میں تبدیلی ہونے لگتی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا ۔ خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے جو متقی ہوتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن شریف میں تقویٰ کا لفظ بہت مرتبہ آیا ہے۔ اس کے معنے پہلے لفظ سے کئے جاتے ہیں۔ یہاں مَعَ کا لفظ آیا ہے یعنی جو خدا کو مقدّم سمجھتا ہے خدا اس کو مقدم رکھتا ہے اور دُنیا میں ہر قسم کی ذلّتوں سے بچا لیتا ہے۔ میرا ایمان یہی ہے کہ اگر انسان دُنیا میں ہر قسم کی ذلّت اور سختی سے بچنا چاہے تو اس کے لئے ایک ہی راہ ہے کہ متقی بن جائے پھر اس کو کسی چیز کی کمی نہیں۔ پس مومن کی کامیابیاں اس کو آگے لے جاتی ہیں اور وہ وہیں پر نہیں ٹھہر جاتا۔

اکثر لوگوں کے حالات کتابوں میں لکھے ہیں کہ اوائل میں دُنیا سے تعلق رکھتے تھے اور شدید تعلق رکھتے تھے لیکن انہوں نے کوئی دعا کی اور وہ قبول ہو گئی۔ اس کے بعد ان کی حالت ہی بدل گئی۔ اس لئے اپنی دعاؤں کی قبولیت اور کامیابیوں پر نازاں نہ ہو بلکہ خدا کے فضل اور عنایت کی قدر کرو۔ قاعدہ ہے کہ کامیابی پر ہمّت اور حوصلہ میں ایک نئی زندگی آجاتی ہے اس زندگی سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کرنی چاہیئے کیونکہ سب سے اعلیٰ درجہ کی بات جو کام آنے والی ہے وہ یہی معرفتِ الٰہی ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم پر غور کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کو کوئی روک نہیں سکتا۔" (الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۱ء)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت بیگم صاحبہ حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔

کل مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور اقدس نے اپنے چند گزشتہ خطباتِ جمعہ کے تسلسل میں ایمان کی حقیقت اور اس کے تقاضوں پر روشنی ڈالی اور اس ضمن میں ایمان بالغیب کی نہایت ایمان افروز تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے ذریعے اسلام کی ترقی کی جو عظیم الشان بشارات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی ہیں وہ بھی ایمان بالغیب کا حصّہ ہیں۔ احمدیت کے مخالفین خواہ ہم پر کتنے ہی کفر کے فتوے لگائیں غلط فہمیاں پھیلائیں اور جھوٹا پراپیگنڈا کر کے ہمارے جذبات کو ٹھیس پہنچائیں لیکن ہمارے قلوب میں ان کے لئے محبت اور ہمدردی کے جذبات ہی موجزن رہیں گے اور وہ ہمارے اس یقین اور ایمان کو ہرگز متزلزل نہیں کر سکتے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی خدمت اور ہمدردی کے لئے احمدیت کی ترقی کی جو بشارات دی ہیں وہ بہرحال پوری ہو کر رہیں گی اور کوئی دنیوی طاقت اس کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ حضور نے فرمایا ہمیں اعتراف ہے کہ ہم دنیوی لحاظ سے نہایت کمزور اور بے وسیلہ ہیں لیکن ہمیں خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کے وعدوں پر بھروسہ ہے اِس لئے بہرحال کامیابی اور ترقی ہمارے لئے ہی مقدر ہے۔ ہر ایک احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے ایمان کو پختہ رکھے اور بنی نوع انسان کی خدمت اور ہمدردی میں مصروف رہے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی بشارات کو جلد سے جلد پورا ہوتے ہوئے دیکھ لیں۔

کل مسجد مبارک میں نماز مغرب پڑھانے کے بعد حضور ایدہ اللہ کچھ دیر مجلس میں تشریف فرما رہے اور احباب سے گفتگو کرتے ہوئے مختلف اہم دینی امور کے متعلق اپنے ایمان افروز ارشادات سے نوازا۔

مکرم ملک غلام نبی صاحب مبلغ اسلام غانا (مغربی افریقہ) میں تین سال سے زائد عرصہ تک کامیابی کے ساتھ فریضۂ تبلیغ اسلام سرانجام دینے کے بعد مورخہ ۲۴ ظہور کو بخیریت ربوہ تشریف لے آئے ہیں، الحمدللہ۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا مرکزِ سلسلہ میں واپس آنا ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین۔

محترم خواجہ غلام نبی صاحب گلکار انور گزشتہ چند ماہ سے علیل ہیں باوجود علاج معالجہ کے کوئی خاص افاقہ نہیں ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ ظہور ۱۳۴۹ ہش

مطالبات کی اہمیّت

ذیل میں ہم تحریکِ جدید کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے خطبات سے کچھ ضروری اقتباسات درج کرتے ہیں تاکہ بعض دوست جن کے پاس یہ اقتباسات نہ ہوں وہ الفضل سے استفادہ کر سکیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ فرمودہ ۲۱ر مئی ۱۹۳۵ء میں فرمایا ہے:۔

"میرے دل میں اللہ تعالےٰ نے یہ خیال ڈالا کہ تحریکِ جدید کے متعلق جو امور مَیں نے بیان کئے ہیں وہ جماعت کے سامنے اس وقت تک کہ مشیتِ الٰہی ہمیں کامیاب کر دے ہر چھٹے ماہ دوہرائے جانے چاہئیں۔"

خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ر مئی ۱۹۳۵ء میں فرمایا:۔

(۱) "ہر مہینہ میں ایک خطبہ جمعہ تمام احمدیہ جماعتوں میں میری جدید تحریک کے متعلق پڑھا جائے اور اس میں جماعت کو قربانیوں پر آمادہ کرتے ہوئے ان میں نیکی اور تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔

(۲) "جماعت کے عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ جمعہ یا اتوار کے دن یا ہفتہ میں کسی اَور موقعہ پر میرا ہر خطبہ لوگوں کو سُنایا کریں بلکہ جماعتوں کا اصل کام یہی ہونا چاہیئے اور ہر جگہ کی جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ میرا خطبہ جمعہ تفصیلاً یا خلاصۃً لوگوں کو جمعہ یا اتوار کے دن سُنا دیا کریں۔ جس شخص کے سپرد خدا تعالےٰ جماعت کی اصلاح کا کام کرتا ہے اسے طاقت بھی ایسی بخشتا ہے جو دلوں کو صاف کرنے والی ہوتی ہے اور جو اثر اُس کے کلام میں ہوتا ہے وہ دوسرے کسی اَور کے کلام میں نہیں ہو سکتا۔"

خطبہ جمعہ ۲۷۔ نومبر ۱۹۴۲ء میں فرمایا:۔

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ مَیں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں مَیں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریکِ جدید جو خدا نے جاری کی۔ میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی۔ مَیں بالکل خالی الذہن تھا۔ بے شک اللہ تعالےٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور مَیں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"

اِن اقتباسات سے واضح ہوتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی نظر میں ان مطالبات کی اہمیت کتنی تھی۔ اور ان اقتباسات سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ جماعت کی توجہ ان مطالبات کی طرف دلاتے رہنا کس قدر ضروری ہے۔ اس سے یہ بھی واضح ہو سکتا ہے کہ تحریکِ جدید کا ہفتہ جو منایا جا رہا ہے اس کی وجہ کیا ہے۔ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ احباب نے اب اس معمول کو نظرانداز کر دیا ہے جس کی طرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ان اقتباسات میں توجہ دلائی ہے۔ سال یا چھ مہینے کے بعد ہفتہ منانا تو کچھ نہ ہوا چاہیئے کہ ان مطالبات کا چرچا اتنا عام کیا جائے کہ ہر احمدی گھرانے کے اطفال*

*بچے اور خدام اور انصار دن رات ان کا چرچا اس حد تک کریں کہ یہ ہماری زندگیوں کا جزو بن جاویں اور ہم ان پر اس حد تک عامل ہوں کہ غیر بھی دیکھ کر متاثر ہوں اور اس طرح ہم نہ صرف ایک طرح سے خدا تعالےٰ کے سامنے سرخرو ہوں بلکہ دوسری طرح بھی سرخرو ہوں۔

یا ترا سارا چمن ہے یا چمن تیرا نہیں

خار کا ڈر ہے تو ریحان و سمن تیرا نہیں
یا ترا سارا چمن ہے یا چمن تیرا نہیں

تیری ملکیت سہی سب حاصلِ دشت و دمن
جانفزا نظارۂ دشت و دمن تیرا نہیں

یہ جہاں تیرا ہے جب تک ما و من سے ہے بری
پر ہے جب تک تو رہینِ ما و من تیرا نہیں

اے سپاہی گر نہیں من میں ترے غیرت کی سیج
لاکھ تجھ میں بانکپن ہو بانکپن تیرا نہیں

تُو اگر پروانہ ہے تو نیّرِ خود ہے انجمن
ورنہ یہ سوزِ چراغِ انجمن تیرا نہیں

احبابِ جماعت دعاؤں پر زور دیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد ہمیشہ دوستوں کے مدنظر رہنا چاہیئے:۔

"مَیں سمجھتا ہوں کہ جماعت کو دعاؤں کے ساتھ اور تدبیر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے یہ توفیق مانگنی چاہیئے کہ کم از کم تیس ہیلتھ سنٹرز (طبّی امداد کے مراکز) اس سال کے اندر کھول دیں۔ یہ کام بڑا ہی ضروری ہے۔"

اللہ تعالےٰ کے فضل سے مغربی افریقہ کے ممالک میں ان مراکز کو کھولنے کے لئے مشکلات دُور ہو رہی ہیں اور جملہ انتظامات طے پا رہے ہیں۔ الحمد للہ۔

سیکرٹری مجلس نصرت جہاں
وکالتِ تبشیر تحریکِ جدید۔ ربوہ

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

قرآن میں غور و فکر

(مکرم حیدر علی ظفر صاحب شاہد جامعہ احمدیہ ربوہ)

قرآن مجید صحیفہ آسمانی ہے۔ جو بانی اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ مطہر پر نازل ہوا۔ یہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جس میں نوعِ انسانی کی جملہ ضروریات کا حل موجود ہے۔ یہ علوم کا منبع اور سرچشمہ ہے اور حقائق و معارف کا بحرِ بے کراں۔ اس میں مخفی در مخفی خزانے بھرے ہوئے ہیں۔ اس کے ہر فقرہ کے نیچے حقائق و معارف کا ایک خزانہ ہے۔ بظاہر دیکھنے میں ایک چھوٹے حجم کی کتاب ہے لیکن اس کے مختصر الفاظ کے اندر بڑے وسیع مطالب پنہاں ہیں۔ یہ حقائق و معارف اور رموز و مطالب ضرورتِ زمانہ کے مطابق ان لوگوں پر کھلتے ہیں جو پاک دل لے کر اس پر غور و فکر کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ ایک گنہگار اور قرآنی احکام کو نظر انداز کرنے والے شخص کو خدا تعالیٰ قرآنی علوم سے نوازے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن مجید کی تفسیر کے اصول بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"چوتھا معیار خود اپنا نفس مطہر ہے کہ قرآن کریم میں غور و فکر کرنا ہے کیونکہ نفسِ مطہرہ سے قرآن کریم کو مناسبت ہے۔ اللہ جلّشانہٗ فرماتا ہے لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ یعنی قرآن کریم کے حقائق صرف اُن لوگوں پر کھلتے ہیں جو پاک دل ہوں۔" (برکات الدعاء)

قرآن میں تدبّر

جہاں تک قرآن مجید میں تدبّر اور غور و فکر کرنے کا تعلق ہے یہ بات کوئی وضاحت طلب نہیں کہ مسلمانوں کے زوال کی ایک وجہ قرآن مجید اور اس کی اعلیٰ و ارفع تعلیم کو بھلانا اور پس پشت ڈالنا ہے۔ تاریخِ اسلام کی ورق گردانی کرنے اور مسلم ممالک اور اقوام کے عروج و زوال کے حالات پڑھنے سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ مسلمانوں نے جب بھی قرآن مجید سے منہ موڑا، اس سے بے رُخی برتی، اس سے دُوری اور بے تعلقی اختیار کی، اس کے معانی اور رموز و مطالب سے غفلت کی اور اس میں تدبّر کرنا اور اجتہاد کرنا گوارا نہ کیا تو وہ قعرِ مذلّت میں گرا دیئے گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حقیقت کو یوں بیان فرمایا ہے ؎

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیمِ قرآں کو بھلایا

مسلمانوں پر اس حالت کے آنے کا ذکر قرآن مجید میں اس طرح مذکور ہے کہ قیامت کے دن ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم (مسلمانوں کی قرآن مجید کی طرف سے بے توجہی اور غفلت کی وجہ سے) پکار اُٹھیں گے۔ اے میرے رب میری قوم نے تو اس قرآن کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ہے:۔

وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا۝

(سورۃ الفرقان آیت ۳۱)

حدیث شریف میں بھی مسلمانوں پر ایسا وقت آنے کا ذکر ہے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُہٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ

(شعب الایمان)

ترجمہ:۔ لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اسلام کا صرف نام اور قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے۔

قرآن مجید سے اس قدر دُوری اور بے توجہی، اس کے حقائق و معارف سے غفلت اور اس کے معانی و مطالب پر غور و فکر نہ کرنا مسلمانوں کے شایانِ شان نہ تھا۔ یہ تو منافقین کا شیوہ تھا کہ وہ قرآن مجید میں غور و فکر سے کام نہ لیتے تھے اور اس کے معانی و مطالب سے عاری تھے۔ آیتِ قرآنی اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا (سورہ محمدؐ آیت ۲۵) اسی طرف اشارہ کر رہی ہے۔

خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کے منجانب اللہ ہونے کی ایک یہ دلیل پیش فرمائی ہے کہ اس میں اختلاف نہیں ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی کفار کے متعلق اس بات کا اظہار کیا ہے کہ وہ قرآن کریم پر غور نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اس پر طرح طرح کے اعتراضات کرتے ہیں۔ آیتِ قرآنی اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوْا فِیْہِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا (النساء آیت ۸۳) یہی مضمون بیان کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کے قرآن مجید کو چھوڑنے اور اس پر غور و فکر نہ کرنے اور منافقین و کفار پر خدا تعالیٰ کی ناراضگی کے پیشِ نظر ہمیں چاہیئے کہ قرآن مجید کو حرزِ جان بنائیں اور ہمیشہ اس پر غور و فکر کرتے رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

"مسلمان کو چاہیئے کہ قرآن شریف میں ہمیشہ تدبّر کرے۔"

(ذکر حبیب صفحہ ۹ بحوالہ شان قرآن صفحہ ۲۲)

پھر فرمایا:۔

"قرآن شریف تدبر و فکر اور غور سے پڑھنا چاہیئے حدیث شریف میں آیا ہے رُبَّ قَارِیٍٔ یَلْعَنُہُ الْقُرْاٰنُ یعنی بہت ایسے قرآن کے قاری ہوتے ہیں جن پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے۔ تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیتِ رحمت پر گذر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ سے رحمت طلب کی جاوے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ کے عذاب سے خدا تعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے۔ اور تدبّر اور غور سے پڑھنا چاہیئے اور پھر اس پر عمل کیا جاوے۔"

(الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء)

یہ ایک بیّن حقیقت ہے کہ قرآن مجید علوم کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ پس ان علوم پر اطلاع پانے کے لئے ضروری ہے کہ قرآن مجید پر غور و فکر کیا جائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو علمی ترقی چاہتا ہے اُس کو چاہیئے کہ قرآن شریف کو غور سے پڑھے۔ جہاں سمجھ میں نہ آئے دریافت کرے۔"

(الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۲ء)

قرآن مجید میں غور و فکر کی عادت ایک بہت بڑی سعادت ہے کیونکہ قرآن مجید انسان کی روحانی بیماریوں کے لئے ایک شفاء ہے۔ لیکن صرف ان لوگوں کے لئے جو اس میں غور و فکر کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

اَرَی اٰیَۃً کَالْغِیْدِ جَاءَتْ مِنَ السَّمَاءِ
وَفِیْھَا شِفَاءٌ لِّلَّذِیْ یَتَدَبَّرُ

(اعجاز احمدی)

یعنی اس قرآن مجید کی آیات حسین ہیں جو آسمان سے اُتریں۔ اور ان میں فکر کرنے والوں کے لئے شفاء ہے۔

سبحان اللہ! قرآن مجید تو ایک سمندر ہے جس کی تہہ میں موتی ہیں۔ اس کا ظاہر بھی نور ہے اور اس کا باطن بھی نور ہے اور اس کے ہر لفظ اور ہر کلمہ میں نور ہے۔ لیکن اس نور تک وہی پہنچ سکے گا جو اس کے الفاظ میں غور و فکر کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ؎

وَوَاللّٰہِ یَجْرِیْ تَحْتَہٗ نَھْرُ الْھُدٰی
وَمَنْ اٰکْثَرَ الْاِمْعَانَ فِیْہِ فَیَشْرَبُ
وَمَنْ یُّمْعِنُ الْاَنْظَارَ فِیْ اَلْفَاظِہٖ
فَاِلٰی سَنَاءِ التَّامِ یُصْبِیْ وَیُسْحَبُ

(کرامات الصادقین)

یعنی خدا کی قسم اس کے نیچے ہدیٰ کی نہریں بہتی ہیں اور جو اس میں زیادہ غور کرے وہ اس سے پی سکتا ہے اور جو شخص اس کے الفاظ میں غور کرے گا وہ اس کے کامل نور تک پہنچ جائے گا اور اسے اپنی طرف کھینچ لے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ہمیں قرآن مجید

کے پڑھنے، سمجھنے اور اس پر غور و فکر کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ فرمایا:۔

"صرف احمدی کہلانا یا بیعت کر لینا کافی نہیں بلکہ آپ کا فرض ہے کہ قرآن کریم کی اور اسلام کی دنیا میں عزت قائم کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کرنے والے ہوں۔ لیکن یہ کام ہرگز نہیں ہو سکے گا جب تک کہ دل میں قرآن کی محبت نہ ہو، جب تک کہ قرآن پاک کا علم آپ کو حاصل نہ ہو، جب تک کہ آپ اس کو کما حقہٗ سمجھنے والے نہ ہوں اور جب تک کہ ہمیشہ اس کے متعلق غور و فکر کرنے والے نہ ہوں۔"

(الفضل ۱۷/اگست ۱۹۶۶ء)

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو قرآن حکیم پر غور و فکر کرنے اور اس سے صحیح رنگ میں فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ذیل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ایک تقریر (جو کہ فضائل القرآن میں چھپ چکی ہے) سے ان امور کو درج کرتا ہوں جن کا قرآن کریم پر غور و فکر کرتے وقت مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ یعنی ان امور پر غور کیا جائے۔

(۱) ضرورت قرآن (۲) قرآن کریم کی وحی کس طرح نازل ہوئی (۳) جمعِ قرآن پر بحث (۴) حفاظتِ قرآن کریم کا مسئلہ (۵) قرآن کریم کا پہلی کتب سے تعلق (۶) قرآن کریم کی پہلی کتب سے تصدیق (۷) قرآن کریم میں پہلی کتب سے زائد خوبیاں (۸) ترتیب قرآن (۹) ناسخ و منسوخ کی بحث (۱۰) نزول قرآن کا مقصد اور اس کا پورا ہونا (۱۱) قرآن کریم کی تعلیم کا فطرت انسانی کے مطابق ہونا (۱۲) فہم قرآن کے اصول (۱۳) قرآن کریم کو پہلی کتب کا مصدق کن معنوں میں کہا گیا ہے (۱۴) قرآن مجید میں پرانے واقعات کے بیان کرنے کی غرض (۱۵) قرآنی قسموں کی فلاسفی (۱۶) معجزات پر بحث۔ (۱۷) خدا تعالیٰ کے قول اور فعل میں کوئی تضاد نہیں اس کا ثبوت بہم پہنچانا (۱۸) قرآن کریم کے روحانی کمالات (۱۹) اس کا ثبوت کہ قرآن مجید آخری شرعی کلام ہے (۲۰) اس امر پر بحث کہ قرآن کریم کیلئے عربی زبان کیوں اختیار کی گئی ہے (۲۱) پہلی تعلیموں کے نقائص کا اصولی رد اور صحیح اصول کا بیان (۲۲) قرآن کریم کی سچائی کے ثبوت (۲۳) قرآن کریم کے اثرات (۲۴) حروف مقطعات کا حل (۲۵) قرآن کریم کی سات قرأتوں سے کیا مراد ہے (۲۶) خلق قرآن کا مسئلہ (۲۷) قرآن کریم ایک زندہ کتاب ہے (۲۸) قرآن کریم کن کن علوم کا ذکر کرتا ہے۔ (۲۹) یہ بحث کہ قرآن ذوالمعارف ہے۔ (۳۰) قرآن کامل کتاب ہے (۳۱) قرآن کریم کی فصاحت (۳۲) قرآن کریم کا دوسری الہامی کتب سے مقابلہ (۳۳) اس پر بحث کہ قرآن کریم بے نظیر روحانی، جسمانی، تمدنی اور سیاسی قانون ہے (۳۴) قرآن کریم کے استعارات (۳۵) تراجم قرآن کی ضرورت (۳۶) حفاظتِ قرآن کے ذرائع (۳۷) قرآن کریم کو شعر کیوں کہا گیا ہے (۳۸) قرآن کریم آہستہ آہستہ کیوں نازل ہوا (۳۹) اس پر بحث کہ قرآن کریم کا کوئی ترجمہ اس کے سارے مضامین پر حاوی نہیں ہو سکتا (۴۰) قرآن کریم کے تمام الفاظ الہامی ہیں (۴۱) قرآن کریم ہر قسم کے شیطانی کلام سے منزہ ہے۔ (۴۲) قرآن کریم کے مخاطب کون تھے۔ (۴۳) قرآن کریم کا ترجمہ لفظی ہونا چاہیئے یا بامحاورہ ✤

علمی مقابلہ جات سالانہ اجتماع ۱۳۴۹ ہش / ۱۹۷۰ء

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

امسال اجتماع کے موقع پر حسب ذیل علمی مقابلہ جات کرائے جائیں گے:۔

(۱) تلاوتِ قرآن کریم (۲) حفظ قرآن کریم (۳) ترجمہ و تفسیر قرآن کریم (۴) مطالعہ احادیث (۵) مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام (دوران سال مطالعہ کردہ کتب سے) (۶) مضمون نویسی۔

درج ذیل عناوین پر مقابلہ ہوگا:۔

ا۔ عظمت قرآن پاک دیگر کتب سماوی پر۔

ب۔ كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن

ج۔ اسلام کا اقتصادی نظام

د۔ حضرت مصلح موعودؓ اور اشاعتِ اسلام

ر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا دورہ مغربی افریقہ

س۔ خدام الاحمدیہ کا قیام اور اس کی غرض و غایت

(مضمون نویسی کے دوران حوالہ جات دیکھنے کی اجازت ہوگی۔ کاغذ اور قلم وغیرہ کا انتظام خدام خود کریں گے)

(۷) تقاریر کا مقابلہ حسب ذیل عناوین پر ہوگا:۔

ا۔ غلبہ اسلام اور ہماری ذمہ داریاں

ب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق الٰہی

ج۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق

د۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے قرآن مجید

ر۔ صحابہ کرامؓ کا جذبۂ ایثار

س۔ خادم کا عہد

(ہر تقریر کا وقت پانچ منٹ ہوگا)

(۸) مشاہدہ و معائنہ۔ (۹) عام معلومات (۱۰) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم اردو کلام ع ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے' نظم کے اشعار زبانی یاد کرنے اور ان اشعار کا مطلب بیان کرنے کا مقابلہ۔

(۱۱) نظم (۱۲) اذان (۱۳) پیغام رسانی (ٹیم چھ خدام پر مشتمل ہوگی۔)

(۱۴) ا۔ پرچہ قرآن مجید۔ ب پرچہ دینی معلومات۔ ج پرچہ ذہانت و عام معلومات (تمام خدام کی شمولیت لازمی ہے)

نوٹ (۱) درج ذیل علمی مقابلہ جات کے تین معیار ہوں گے:۔

۱۔ ترجمہ و تفسیر قرآن مجید۔ ۲۔ مطالعہ احادیث۔ ۳۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ۴۔ مضمون نویسی۔ ۵۔ تقاریر۔ ۶۔ عام معلومات۔

معیار حسب ذیل ہوں گے:۔

معیار اوّل:۔ گریجوایٹ۔ فاضل۔ جامعہ احمدیہ کے درجہ ثالثہ کے طلبہ یا اس سے زائد تعلیم یافتہ۔

معیار دوم:۔ میٹرک، جامعہ احمدیہ کے ممہدہ تا ثانیہ کے طلبہ۔

معیار سوم:۔ مذکورہ بالا دونوں معیاروں سے کم۔

(۲) جس خادم کے تعلیمی کارڈ کے اندراجات سب سے زیادہ مکمل اور صحیح ہوں گے اسے خصوصی انعام دیا جائے گا۔

(۳) مجالس اپنے ہاں مقامی طور پر مقابلے کروائیں اور بہترین خدام کے اسماء مرکز کو اجتماع سے ایک ہفتہ قبل بھجوائیں۔

(۴) مجلس سوال و جواب

اجتماع کے دوران ایک نشست میں ہر قسم کے علمی اور مذہبی سوالات کے ح

ح جوابات دیئے جائیں گے۔ یہ سوالات قبل از وقت منتظم علمی مقابلہ جات کو بھجوا دینے ضروری ہوں گے۔

قائدین مجالس سے التماس ہے کہ خدام کو ان مقابلہ جات کے لئے تیار کریں۔

(منتظم علمی مقابلہ جات)

ضروری اعلان

ماہ اگست کا الفرقان ایک خاص نمبر ہے۔ جماعتوں میں یہ رسالہ پہنچ گیا ہے۔ اسے دوسرے احباب تک پہنچانے کے لئے زائد پرچے بھی فوری طور پر طلب فرما سکتے ہیں۔ قیمت فی پرچہ ۶۰ پیسے علاوہ محصول ڈاک ہے۔ (مینیجر الفرقان ربوہ)

انصار اللہ کے پندرھویں سالانہ اجتماع کیلئے تاریخیں ۲۳-۲۴-۲۵ اخاء/اکتوبر

قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم آف سعد اللہ پور

(از مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب سعد اللہ پور)

مکرم چوہدری غلام احمد صاحب آف سعد اللہ پور حال پریذیڈنٹ حلقہ محمود آباد کراچی مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۷۰ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ ۱۹۰۸ء میں موضع سعد اللہ پور (ضلع گجرات) کے ایک معزز زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے آباء و اجداد اپنے زہد و تقویٰ کی بدولت اپنے گاؤں میں ممتاز تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے پر عام علماء کی طرح آپ کے والد مولوی عزت محمد صاحب نے بھی احمدیت کی مخالفت کی لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ نے ایک رؤیا کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت آپ پر منکشف کی۔ آپ نے قادیان جا کر حضور کے دست مبارک پر بیعت کر لی۔ واپس گاؤں پہنچے تو وہی لوگ جو آپ کے معتقد و شیدا تھے جانی دشمن بن گئے اور آپ سے قطع تعلق کر لیا۔ مگر آپ کے صدق و استقلال میں ذرا لغزش نہ آئی حالانکہ اس علاقہ میں جو اکا دکا احمدی ہوتے وہ مخالفت کے طوفان سے گھبرا کر اور کچھ مرکز کی محبت کی خاطر قادیان جا آباد ہوتے۔ لیکن آپ نے مخالفت کے پہاڑ سے ٹکر لی۔ تاکہ اس علاقے میں بھی احمدیت کا چشمہ پھوٹے اور اس ریگزار میں بھی کچھ روئیدگی ہو۔ مصائب و تکالیف کے اس دور میں مولوی عزت محمد صاحب کے بیوی بچوں نے بھی کمال استقلال دکھایا۔ ان کی پامردی جلد ہی رنگ لائی۔ اور گاؤں کے چند ذی اثر آدمی ان کے ذریعہ احمدی ہو گئے۔

چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم نے اپنے والد کی روحانی قوت برداشت اور استقلال سے وافر حصہ پایا تھا آپ شروع سے ہی احکام شرعی کے پابند اور احمدیت کے داعی تھے۔ آپ گوناگوں خوبیوں کے مالک تھے۔ ان میں سے دو باتیں شروع سے ہی آپ میں منفرد تھیں یعنی گالی گلوچ اور جھوٹ سے مکمل اجتناب۔ گالی گلوچ تو گویا دیہاتی بچوں کی گھٹی میں پڑا ہوتا ہے اور عمر کے ساتھ ساتھ یہ عادت اتنی پختہ ہو جاتی ہے کہ مردوں اور عورتوں کے درمیان بھی گالیاں دینے میں باک محسوس نہیں کرتے لیکن چوہدری صاحب معجزانہ طور پر اس وبائی مرض سے کلیۃً محفوظ تھے۔ ان کے بچوں نے بھی تصدیق کی ہے کہ چوہدری صاحب نے نہ تو کبھی غصے میں اور نہ ہی کبھی پیار سے کوئی ناز یبا لفظ منہ سے نکالا تھا۔ اسی طرح شروع سے آپ سادہ، سیدھی اور سچی بات کہنے کے عادی تھے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے بلا کی ذہانت عطا فرمائی تھی۔ پرائمری کا امتحان اپنے گاؤں سے وظیفہ کے ساتھ پاس کیا مڈل کا امتحان کنجاہ سے وظیفہ لے کر پاس کیا اس کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخلہ لیا اور میٹرک کا امتحان اچھے نمبروں سے پاس کیا۔ میٹرک کے بعد ملازمت کے سلسلے میں آپ مختلف مقامات پر رہے لیکن عمر کا بیشتر حصہ کراچی میں گذرا۔ مگر جس طرح آپ کی بے داغ جوانی زہد و تقوےٰ کا نادر نمونہ تھی اسی طرح آپکی ملازمت نیک نیتی۔ دیانتداری اور فرض شناسی کی عظیم مثال تھی۔ اس پر آشوب زمانہ میں جبکہ رشوت کا بازار ہر طرف گرم ہے اور پولیس۔ کچہری۔ ریلوے وغیرہ محکمے اس سلسلہ میں بہت بدنام ہیں۔ چوہدری صاحب کی ذات اس لعنت سے کلیۃً مبرا اور پاک تھی تنگی اور تنگدستی کے اوقات بھی دیکھے لیکن ہمیشہ رزق حلال پہ تکیہ کیا اور تقوےٰ کے دامن کو کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ لوگوں کی ہمیشہ بے لوث خدمت کرتے اگر کوئی شخص کسی کام میں امداد کی خاطر آپ کو ہمراہ لے جاتا تو کوشش کرتے کہ اس پر بوجھ نہ بنیں اور بیشتر اس کا کرایہ وغیرہ بھی اپنی جیب سے دیتے اس امانت۔ دیانت اور بے لوث خدمت کا نتیجہ ہی تھا کہ کراچی ریلوے کے معمولی قلی سے بڑے بڑے افسر تک آپ کو جانتے اور آپ کی قدر کرتے تھے۔

چوہدری غلام احمد صاحب انتہائی ملنسار اور ہنس مکھ تھے۔ بڑی خندہ پیشانی سے ملتے اور ہمیشہ مسکرا کر بات کرتے۔ پہلی ملاقات میں ہی آپ کا صدق و خلوص دل کو موہ لیتا۔ گذشتہ سال آپ پانچ ماہ تک گاؤں میں آ کر رہے یہ تمام عرصہ آپ نے تبلیغ دین میں گذارا۔ یوں گویا آپ نے خدمت دین کے لئے وقف کر رکھے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تحریک مبارک پر قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے پر خاص زور دیتے۔ آپ نماز فجر کے بعد باقاعدہ درس قرآن کریم دیتے اس کے بعد خود قرآن حکیم کی ایک منزل تلاوت کرتے۔ ناشتہ کے بعد گاؤں کے بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھاتے۔ جہاں کبھی بیٹھتے احمدی اور غیر احمدی حضرات کا ایک گروہ آپ کے گرد بیٹھا ہوتا۔ اور آپ علوم دینیہ اور مسائل سلسلہ انہیں بتا رہے ہوتے۔ اپنے اس پانچ ماہ کے قیام میں اپنے گاؤں کے ماحول کو بالکل دینی رنگ دے دیا۔ اس سال ستمبر میں آپ نے پھر گاؤں آنے کا وعدہ کر رکھا تھا۔ اور گاؤں کے بچے بوڑھے آپ کی آمد کے شدت سے منتظر تھے۔ لیکن افسوس کہ آپ کی ملاقات ایک ابدی حسرت میں منتقل ہو گئی۔ آپ کی وفات کی جانکاہ خبر سے گاؤں کا کوئی فرد ایسا نہ ہوگا جسکی آنکھیں آنسوؤں میں نہ ڈوب گئی ہوں۔

مرحوم چوہدری صاحب کے والد بزرگوار کے ذریعہ ہمارے گاؤں میں احمدیت کا بیج بویا گیا اور اس کے بعد اس کی آبیاری بھی اسی خاندان کے افراد نے کی۔ اب بھی آپ کے بڑے بھائی جماعت احمدیہ سعد اللہ پور کے پریذیڈنٹ ہیں۔

آپ نے اپنے بعد تین بیٹے اور تین بیٹیاں بطور یادگار چھوڑی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اپنی رضا کے عطر سے ممسوح کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ ان کا خود حامی و ناصر ہو۔ اور انہیں اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلائے اور زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا کرے۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

انسٹی ٹیوٹ آف کامرس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام یہ ادارہ گذشتہ چھ ماہ سے اہالیان ربوہ کی خدمت کر رہا ہے۔ آجکل سکول اور کالج کے طلباء فارغ ہیں ان کو چاہیئے کہ اپنے وقت کو کسی کارآمد مشغلہ میں گذاریں۔

موجودہ دور میں فنی اور تعلیمی دونوں میدانوں میں انسان کو اپنی فطرت کو آزمانا چاہیئے تاکہ ترقی کے زیادہ سے زیادہ مواقع میسر آسکیں۔ اس لئے اہالیان ربوہ کو چاہیئے کہ وہ انسٹی ٹیوٹ آف کامرس سے فائدہ اٹھائیں۔ داخلہ جاری ہے۔

فیس برائے داخلہ	1/-		
فیس برائے ٹائپ رائٹنگ	5/-	عرصہ	۴ ماہ
فیس برائے شارٹ ہینڈ	5/-	عرصہ	۱۰ ماہ

(انسٹرکٹر۔ انسٹی ٹیوٹ آف کامرس۔ ربوہ)

قائدین اضلاع سے گذارش

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک بابت حفظ سترہ آیات کے متعلق تمام قائدین اضلاع سے تاکیدی عرض ہے کہ اپنے اپنے ضلع میں اس تحریک کا جائزہ لیں اور کوشش کریں کہ سالانہ اجتماع سے پہلے پہلے سب اطفال سترہ آیات زبانی یاد کر لیں۔

حضور کی مقبول دعائیں لینے کا یہ بھی ایک عظیم الشان ذریعہ ہے۔

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں
پانچ سو روپیہ وعدہ کرنیوالے المخلصین

شیخوپورہ

مکرم شیخ محمد علی صاحب — چوہڑکانہ
〃 سردار محمد غلام محمد محمود احمد برائے ڈاکخانہ ننگ
〃 محترمہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب بٹر
جماعت احمدیہ — دھاروووالی
〃 چوہدری سردار محمد صاحب — شیخوپورہ
〃 〃 کمال الدین صاحب — 〃 〃

سرگودھا

〃 ملک محمد حسین صاحب
معہ اہل و عیال وداالدین } چک ۹۸ جنوبی
〃 جماعت احمدیہ — بھابڑہ
دوست محمد — ادرحال

سیالکوٹ

〃 چوہدری عنایت اللہ صاحب — کوٹ کرم بخش
جماعت احمدیہ — 〃 〃
〃 لیفٹیننٹ کرنل بشارت احمد صاحب — سیالکوٹ چھاؤنی
〃 شیخ ناصر احمد صاحب — 〃 〃
جماعت احمدیہ — بھڈال
〃 ملک سمیع اللہ صاحب — سمبڑیال
〃 مکرم بن یامین صاحب — بدوملہی
〃 ڈاکٹر نورالدین صاحب — 〃 〃

ملتان

مکرم فضل الٰہی صاحب — ملتان
〃 چوہدری شریف احمد صاحب — خانیوال
〃 ملک ناصر احمد صاحب — بہوکہ
〃 چوہدری منظور احمد صاحب — خانیوال
〃 ماسٹر محمد سلیمان صاحب معہ بچگان — چک ۹۱/۱۰R
〃 چوہدری محمد صادق صاحب — 〃 〃
〃 چوہدری غلام رسول صاحب ۲ — 〃 〃
〃 〃 محمد ہیرا صاحب — 〃 〃
〃 〃 خدا بخش — 〃 〃
〃 〃 اللہ داد صاحب نمبردار — چک ۵۳۲/E.B
〃 〃 بہاول بخش صاحب — 〃
〃 〃 نعیم احمد صاحب ڈاکٹر — 〃 〃
〃 حسن محمد صاحب ایڈووکیٹ — ملتان شہر
〃 عبدالرشید صاحب طاہر — 〃 〃
〃 شیخ احسان الٰہی صاحب معہ بچگان — 〃 〃
〃 جمیل احمد صاحب — 〃
〃 عبدالقادر صاحب معہ اہل و عیال — 〃
〃 خان رحمت اللہ خان صاحب معہ بچگان — 〃 〃
〃 چوہدری سمیع اللہ صاحب — 〃 〃
〃 سیٹھ اللہ جوایا صاحب — 〃 〃
〃 چوہدری عبداللطیف صاحب — 〃 〃
〃 ڈاکٹر ارشد محمود صاحب — ملتان
مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب — ملتان
〃 ڈاکٹر عطا محمد صاحب — 〃
〃 مرزا خورشید بیگ — 〃
〃 مسعود احمد صاحب — 〃
〃 چوہدری عبدالرحمٰن خان صاحب — 〃
〃 نثار احمد صاحب ضلعدار — 〃

متفرق

〃 مولوی غلام احمد صاحب معہ اہلیہ — حافظ آباد
〃 راجہ خورشید احمد منیر مربی سلسلہ — منظور آباد
〃 محمد ابراہیم صاحب معہ اہلیہ — چک نمبر [illegible]
〃 میجر نور حسین صاحب — کجاپہ پونچھ
〃 سید عبدالستار شریفی معہ اہل و عیال } ساہیوال
〃 چوہدری اعجاز احمد صاحب — منگلا ڈیم
〃 بیگم صاحبہ میجر منصور کرشن باجوہ صاحب — 〃
〃 ڈاکٹر محمد رفیق صاحب اسمٰعیلی — مردان
〃 مشتاق احمد صاحب — طہران
〃 محمد افضل صاحب — 〃
〃 عبدالخالق صاحب بٹ — 〃
〃 عزیز الرحمان صاحب — ابدال
〃 ڈاکٹر عبدالرحیم 〃 — گوجرخان
محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ — چک ۱۳/۹-R
〃 قاضی محمد رمضان صاحب معہ اہلیہ } حافظ آباد
〃 محمد افضل فاروق 〃
محمد شریف شاکر صاحبان — اوچ شریف
〃 پیرزادہ بشیر احمد صاحب — 〃 〃
〃 مولوی بشارت احمد صاحب امروہہ مبلغ سلسلہ
〃 راجہ خان بہادر صاحب چک ۱۱/۱۱-L ساہیوال
〃 چوہدری فتح محمد صاحب معہ اہلیہ ۹۲/۱۲-L
محترمہ رشیدہ بی بی صاحبہ معلمہ 〃 〃
مکرم ارشاد احمد صاحب انجینئر معہ اہلیہ } تربیلہ
〃 چوہدری نصراللہ خان صاحب معہ خاندان ۵۵/۲-L ساہیوال
〃 منجانب والدہ فاطمہ بی بی صاحبہ 〃
جماعت احمدیہ 〃 〃

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ منیجر

جامعہ نصرت برائے خواتین۔ ربوہ

اعلان داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارھویں کلاس کا داخلہ (آرٹس اور سائنس مضامین) شروع ہے جو کہ ۱۹ راگست سے ۲ ر ستمبر تک -/۱۰ روپے لیٹ فیس کے ساتھ جاری رہے گا۔

درخواستیں مجوزہ فارم پر معہ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ انٹرویو کے موقع پر ہمراہ لاویں (فارم داخلہ اور پراسپکٹس دفتر جامعہ نصرت سے مل سکتے ہیں)

سرگودھا بورڈ کے علاوہ کسی اور بورڈ سے مائیگریشن سرٹیفکیٹ لانا لازمی ہے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت)

نظارت تعلیم کے اعلانات

کراچی گورنمنٹ سکول آف آرکیٹیکچر میں داخلہ

درخواست مجوزہ فارم پر ۱۲/۹ تک۔ فارم مذکورہ سکول کے خزانچی سے -/۱ روپیہ ادا کر کے حاصل کریں۔

شرائط داخلہ۔ انٹر سائنس معہ ریاضی۔ داخلہ سے قبل مقابلہ کا امتحان ۱۷/۹ - ۹ بجے صبح کو انگریزی - ریاضی - ڈرائنگ میں ہوگا۔ امتحان کے لئے امیدواران اپنا ڈرائنگ کا سامان ہمراہ لائیں۔ (ٹی سکوئر وغیرہ) درخواست کے ہمراہ تعلیمی و کیریکٹر وغیرہ کے سرٹیفکیٹس مصدقہ شامل کئے جائیں۔ داخلہ کے سلسلہ میں امیدواران سے کوئی خط و کتابت نہیں کی جائیگی۔ ہر قسم کی اطلاع کے لئے نوٹس بورڈ سکول کافی ہوگا۔ (پ۔ ٹی ۷۰-۸-۲۳)

پاک جرمن ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر میں داخلہ (مغلپورہ لاہور)

درخواست کی آخری تاریخ ۸/۹۔ فارم درخواست پرنسپل صاحب کے دفتر سے حاصل کریں۔

Trade	کم از کم قابلیت
ٹرنر	مڈل پاس
مکینسٹ	〃
آٹو مکینک	〃
الیکٹریشن	میٹرک
Plumber	مڈل پاس
ویلڈنگ (E X G)	〃
فٹر	〃
ڈرافٹسمین مکینک	〃

عمر: ۱۶ تا ۲۵ سال ریٹائرڈ فوجیوں کے لئے ۳۵ سال تک ہر کورس ۱ سال کا ہوگا

(پ۔ ٹ ۷۰/۸/۲۳)

(ناظر تعلیم)

درخواستہائے دعا

۱۔ میری بچی نفیسہ ایک ماہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری بچی کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین۔ (روشن دین گوندل ربوہ)

۲۔ خاکسار مورخہ ۱۳/۸ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بخار بیمار ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

(سردار خان کرم آباد۔ لاہور)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مزوری تفصیل سے آگاہ فرمائیں

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۰۱۶۴

میں آصفہ آمنہ بیگم زوجہ شاہد احمد قریشی صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۱/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۲۰۰۱ روپے۔

۲۔ زیور طلائی گیارہ تولے مالیتی -/۱۷۶۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ آصفہ آمنہ بیگم ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد اکمل قریشی گولبازار ربوہ۔

گواہ شد۔ شاہد احمد قریشی (خاوند موصیہ) افضل برادرز۔ ربوہ۔

مسل ۲۰۱۶۵

میں امۃ القیوم زوجہ سید نثار حسین شاہ صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ زیورات طلائی ۱۰ تولے مالیتی -/۱۵۵۰ روپے

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۲۵۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ القیوم کوچہ حاکم دائے مکان ۳۲/۲۲ محلہ دھاروال سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ محمد عبداللہ سیالکوٹ شہر۔

گواہ شد۔ سید نثار حسین شاہ (خاوند موصیہ) سیالکوٹ شہر۔

مسل ۲۰۱۶۶

میں خوشنودی بیگم بیوہ قاسم علی خان مرحوم رامپوری۔ قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال۔ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴ ۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۱۰۰۰ روپے۔

۲۔ زیور طلائی ۶ تولے مالیتی -/۱۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۵ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ خوشنودی بیگم دارالصدر غربی (ب) ربوہ۔

گواہ شد۔ قاضی عبدالسلام بھٹی صدر موصیان دارالصدر غربی (ب) ربوہ۔

گواہ شد۔ مبارک احمد بھٹی فیکٹری ایریا ربوہ۔

مسل ۲۰۱۶۷

میں امۃ الحسیب زوجہ شیخ بشیر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بستی حاتی مہاجر کالونی ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ا۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۵۰۰ روپے (وصول شدہ)

ب۔ زیور طلائی ۶ تولے مالیتی -/۷۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ امۃ الحسیب مکان ۹۵۱ بستی حاتی مہاجر کالونی ضلع بہاولپور

گواہ شد:۔ رانا مبارک احمد سیکرٹری مال دارالامان بہاولپور

گواہ شد:۔ محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ و صدر جماعت بہاولپور

مسل ۲۰۱۶۸

میں امینہ بیگم بدر بنت علی محمد صاحب انبالوی قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۱۵۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ امینہ بیگم بدر ایف۔ اے سی ٹی مکان ۱/۱۳۴ گلی نمبر ۱ امرپورہ راولپنڈی۔

گواہ شد:۔ ظفر احمد بسو ٹیچر راولپنڈی

گواہ شد:۔ غلام احمد بٹ مکان نمبر ۹۶۱ / Z ڈھوک رتہ راولپنڈی

مسل ۲۰۱۶۹

میں میاں عبدالرفیق ولد میاں بدرالدین صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۴/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ رہائشی مکان واقع پشاور مالیتی -/۲۰۰۰۰ روپے

۲۔ پلاٹ زمین رقبہ (۴ مرلے ۲ کنال) -/۲۲۵۰ روپے

۳۔ ایک کنال پلاٹ ربوہ -/۵۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۹۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ میاں عبدالرفیق مکان ۲۰۹ قائدآباد کالونی پشاور شہر

گواہ شد:۔ صوفی رحیم بخش ۱/۱۲ کیونگنری لائنز پشاور کینٹ

گواہ شد:۔ محمد نثار اللہ پشاور شہر

مسل ۲۰۱۷۰

میں محمد حسین ولد برکت علی صاحب قوم گوجر پیشہ تجارت عمر ۳۵ سال بیعت ۱۹۴۹ء ساکن پشاور ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد حسین ولد برکت علی ۹/۷۹، کوچہ آقا شفیع بازار کریم پورہ پشاور شہر

گواہ صوفی رحیم بخش ۱/۱۲ کیونگنری لائنز پشاور۔ کینٹ۔

گواہ شد:۔ محمد نثار اللہ ۵/۱ مسجد احمدیہ گوچہ گلی بادشاہ جی پشاور شہر

چندہ تحریکِ جدید سالِ رواں کی وصُولی کی موجُودہ صُورت

اور

ہفتہ تحریکِ جدید منانے کی ضرورت

تحریکِ جدید کا سالِ رواں ۳۱ اکتوبر ۱۹۷۰ء کو اختتام پذیر ہو رہا ہے گویا سال ختم ہونے میں قریباً دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ تحریکِ جدید کے دفاتر اوّل، دوم و سوم کی مدات میں متوقع آمد ۰۰۰,۱۰,۶ روپیہ کے مقابلہ پر مرکز میں ۳۱ وفا (جولائی) تک قریباً ۰۰۰,۷۰,۲ روپیہ کی رقم پہنچی ہے۔ گویا بجٹ کی رُو سے ۰۰۰,۴۰,۳ روپے کی مزید وصولی مطلوب ہے جس کی فراہمی کے لئے صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ یہ صورتِ حال یقیناً تشویشناک ہے کیونکہ تین سہ ماہیوں میں جب مقررہ بجٹ کا پچاس فیصد حصہ بھی وصول نہیں ہؤا تو اب ان دو ماہ میں بقیہ رقم جو پچاس فیصدی سے زائد ہے وصول کرنا ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے اور بڑی منظم جدّ و جہد کا متقاضی ہے۔

اندریں صورت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے جملہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان کو یہ تحریک کی جاتی ہے کہ سابقہ سالوں کی طرح چندہ تحریکِ جدید کی وصولی کے لئے ہفتہ تحریکِ جدید منائیں۔ اِس غرض کے لئے دفتر ہذا کی طرف سے یکم تبوک تا ۷ تبوک (یکم ستمبر تا ۷ ستمبر) کا عرصہ مقرر کیا جاتا ہے جن جماعتوں میں مقامی حالات ان تاریخوں کی پابندی کرنے کی اجازت نہ دے سکیں وہ ماہِ تبوک (ستمبر) کی دیگر تاریخوں میں بھی ہفتہ تحریکِ جدید منا سکتے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ ماہِ تبوک (ستمبر) کو وصولی کے نقطۂ نظر سے بھرپور مساعی کا مہینہ بنایا جائے اور پوری کوشش کی جائے کہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۷۰ء تک بجٹ کی متوقع آمد سو فیصدی مرکز میں پہنچ جائے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیرونی ملکوں میں تبلیغِ اسلام کا کام باحسن طریق چلتا رہے۔ وھو المراد۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

درخواستِ دعا

پسرم عزیز منیر احمد ایم۔ ایس سی (سائنٹیفک افسر اٹامک انرجی لاہور) ۳۱ اگست بروز سوموار تکمیل تعلیم کی غرض سے کینیڈا جا رہے ہیں۔

بزرگانِ سلسلہ اور دیگر احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر کے ہر مرحلہ میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور وہ کامیابی کے ساتھ بخیر و عافیت واپس آئیں۔ آمین۔

خاکسار محمد ابراہیم بھامبڑی
صدر محلہ دار النصر ربوہ

داخلہ طبّیہ کالج ربوہ

احباب کو علم ہوگا کہ گزشتہ دو سال سے ربوہ میں طبّیہ کالج کا اجراء ہو چکا ہے اب نئے سال کا داخلہ ۲۵ اگست سے شروع ہے۔ یہ ادارہ گورنمنٹ کا منظور شدہ ہے۔

کورس چار سالہ ہے معیار داخلہ میٹرک ہے۔ قابل اساتذہ بہترین ماحول اور تعلیم۔ ہوسٹل کا باقاعدہ انتظام ہے۔ اخراجات ہوسٹل و کالج واجبی ہیں۔ طب سے شغف رکھنے والے احباب کے لئے بہترین موقع ہے۔ مزید معلومات کے لئے پراسپکٹس دفتر کالج سے مفت حاصل کر سکتے ہیں۔ روزانہ صبح ۸ سے ۹ بجے تک انٹرویو ہوتا ہے۔ ۱۹ ستمبر سے کلاسیں شروع ہو جائیں گی۔ (پرنسپل)

اعلان برائے توجّہ لجنات اماء اللہ

۱۔ ہر لجنہ ۳۰ ستمبر سے قبل صدر لجنہ مقامی کا نیا انتخاب کروا کر مرکز میں منظوری کے لئے اطلاع بھجوائیں۔ جن لجنات نے گزشتہ سال انتخاب کروایا ہے وہ نہ کروائیں۔

۲۔ شوریٰ کے ایجنڈا کے لئے تجاویز جلد از جلد بھجوائیں۔ تجاویز ایسی ہوں جن میں لجنہ کی ترقی اور بہبودی مدِّنظر ہو۔

۳۔ سالانہ اجتماع کا چندہ سال میں ایک مرتبہ ایک روپیہ فی ممبر کے حساب سے وصول کرنا ضروری ہے اِس لئے یہ چندہ جلد از جلد وصول کر کے بھجوائیں۔ سالانہ اجتماع کا چندہ ہر لجنہ کی ممبرات کی تعداد کے مطابق جمع ہو کر مرکز میں آنا چاہیئے۔

۴۔ ناصرات الاحمدیہ کے چندہ اجتماع کی شرح ۲۵ پیسے فی ممبر ہے ان کا چندہ بھی ناصرات کی تعداد کے مطابق وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

مرکزی اجتماع انصار اللہ کی تاریخوں میں تبدیلی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ انصار اللہ کا پندرھواں سالانہ مرکزی اجتماع ۲۴-۲۵-۲۶ اخاء بروز ہفتہ، اتوار اور سوموار کی بجائے ۲۳-۲۴-۲۵ اخاء/اکتوبر بروز جمعہ، ہفتہ و اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا، انشاء اللہ العزیز۔

تبدیلی صرف ایک روز کی ہے مجالس اس کو نوٹ فرمالیں نیز کوشش فرماویں کہ زیادہ سے زیادہ دوست اِس بابرکت اجتماع میں شامل ہو کر استفادہ فرماویں۔

قائمقام نائب صدر
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

ضرورت

الفضل میں دو کاتبوں کی ضرورت ہے جو کہ خوش نویس بھی ہوں اور زود نویس بھی۔ مرکز میں رہنے کے خواہشمند احباب اپنی درخواست اپنے حلقہ کے امیر صاحب یا صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ مینجر الفضل کو بھجوادیں۔ معاوضہ معقول دیا جاوے گا۔ (مینجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴